جلد ۵۲/۱۷ | ۲۴ شہادت ۱۳۴۲ ہش | ۱۵ ذیقعد ۱۳۸۲ھ | ۱۰ اپریل ۱۹۶۳ء | نمبر ۸۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۹ اپریل بوقت ۸ بجے صبح

کل حضور کو حرارت رہی Parotid Gland میں درد اور سوجن ابھی تک چل رہی ہے۔ اعصابی کمزوری اور ضعف کی شکایت بھی ہے۔ رات حضور کو نیند آ گئی۔

کئی روز سے حضور کی طبیعت زیادہ کمزور اور خراب چلی جا رہی ہے لہٰذا احباب جماعت ان ایام میں خاص طور پر حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعاؤں میں لگے رہیں اور حسب توفیق صدقات بھی دیتے رہیں۔

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ کی توحید کا محض اقرار کافی نہیں ہے اس کی تکمیل کیلئے محبت الٰہی ضروری ہے

یاد رکھو کہ جو توحید بدوں محبت کے ہو وہ ناقص اور ادھوری ہے

"یاد رکھو خدا تعالیٰ کی توحید کا اقرار محض ان برکات کو جذب نہیں کر سکتا جو اس اقرار اور اس کے دوسرے لوازمات یعنی اعمال صالحہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ توحید اعلیٰ درجہ کی جزء ہے جو ایک سچے مسلمان اور ہر خدا ترس انسان کو اختیار کرنی چاہیئے مگر توحید کی تکمیل کے لئے ایک دوسرا پہلو بھی ہے اور وہ محبت الٰہی ہے یعنی خدا سے محبت کرنا۔

قرآن شریف کی تعلیم کا اصل مقصد اور مدعا یہی ہے کہ خدا تعالیٰ جیسا وحدہٗ لاشریک ہے ایسا ہی محبت کی رو سے بھی اس کو وحدہٗ لاشریک یقین کیا جاوے۔ اور کل انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کا اصل منشاء ہمیشہ یہی رہا ہے چنانچہ لا الٰہ الا اللّٰہ جیسے ایک طرف توحید کی تعلیم دیتا ہے ساتھ ہی توحید کی تکمیل کیلئے محبت الٰہی کی ہدایت بھی کرتا ہے اور جیسا کہ میں نے ابھی کہا ہے یہ ایک ایسا پیارا اور پُر معنی جملہ ہے کہ اس کی مانند ساری تورات اور انجیل میں نہیں اور نہ دنیا کی کسی اور کتاب نے کامل تعلیم دی ہے اللہ کے معنی ہیں ایسا محبوب اور معشوق جس کی پرستش کی جاوے۔ گویا اسلام کی یہ اصل محبت کے مفہوم کو پورے اور کامل طور پر ادا کرتی ہے۔ یاد رکھو کہ جو توحید بدوں محبت کے ہو وہ ناقص اور ادھوری ہے۔

خدا کے ساتھ محبت کرنے سے کیا مراد ہے؟ یہی کہ اپنے والدین۔ جورو۔ اپنی اولاد۔ اپنے نفس۔ غرض ہر چیز پر اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کر لیا جاوے۔ چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے فَاذۡکُرُوا اللّٰہَ کَذِکۡرِکُمۡ اٰبَآءَکُمۡ اَوۡ اَشَدَّ ذِکۡرًا۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو ایسا یاد کرو کہ جیسا تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو بلکہ اس سے بھی زیادہ اور سخت درجہ کی محبت کے ساتھ یاد کرو۔ اب یہاں یہ امر بھی غور طلب ہے کہ خدا تعالیٰ نے یہ تعلیم نہیں دی کہ تم خدا کو باپ کہا کرو بلکہ اس لئے یہ سکھایا ہے کہ نصاریٰ کی طرح دھوکہ نہ لگے اور خدا کو باپ کر کے پکارا نہ جائے اور اگر کوئی کہے کہ پھر باپ سے کم درجہ کی محبت ہوئی تو اس اعتراض کے رفع کرنے کے لئے اَوۡ اَشَدَّ ذِکۡرًا رکھ دیا۔ اگر اَوۡ اَشَدَّ ذِکۡرًا نہ ہوتا تو یہ اعتراض ہو سکتا تھا مگر اب اس نے اس کو حل کر دیا۔ جو باپ کہتے ہیں وہ کیسے گرے کہ ایک عاجز کو خدا کہہ اٹھے۔" (ملفوظات جلد سوم ص ۱۸۷، ۱۸۸)

مکرم بشیر احمد آرچرڈ کے والد صاحب کی وفات

بہت افسوس سے لکھا جاتا ہے کہ مبلغ برٹش گی آنا مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کے والد ڈاکٹر جے۔ ای۔ آر۔ آرچرڈ مورخہ ۲۶ مارچ ۱۹۶۳ء کو انگلستان میں وفات پا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون

مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ برطانیہ کے بہت مخلص نو مسلم احمدی ہیں اور آجکل برٹش گی آنا میں مبلغ سلسلہ کی حیثیت سے بہت عمدہ رنگ سے تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ قبل ازیں آپ سالہا سال تک انگلستان اور ٹرینیڈاڈ میں بھی کامیابی کے ساتھ فریضہ تبلیغ ادا کر چکے ہیں۔

ادارہ الفضل مکرم بشیر احمد صاحب آرچرڈ کے والد صاحب محترم کی وفات پر ان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے اس مخلص نو مسلم بھائی کو صبر جمیل عطا کرے اور بیش از پیش خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ضروری اعلان

جو جماعتیں یا مجالس از خود بغیر حصول مشورہ و اجازت نظارت اصلاح و ارشاد مربیوں یا علمائے سلسلہ کے نام مقرر کر کے تربیتی اجتماعات یا جلسوں کے پروگرام میں شائع کریں گی، نظارت اصلاح و ارشاد اس کی اجازت نہیں دیگی۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

نماز باجماعت کی اہمیت

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے اہم ارشادات

طٰسٓ قف تلک اٰیٰت القراٰن وکتاب مبین ٥ ھدًی وبشریٰ للمؤمنین ٥ الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم بالاٰخرۃ ھم یوقنون
(سورۃ النمل ع)

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ قرآن ہدایت اور بشارت کا تو موجب ہے مگر ان کے لئے نہیں جو اپنے منہ سے تو ایمان کا اظہار کرتے ہیں لیکن عمل دیکھو تو نہ وہ نمازیں پڑھتے ہیں نہ زکوٰۃ دیتے ہیں اور نہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے نہ قرآن ہدایت کا موجب بنتا ہے اور نہ الٰہی تائیدات اور اس کی برکات ان کے شامل حال ہوتی ہیں۔ قرآن کریم کی کامل ہدایت اور اس کی بشارت کے شیریں ثمرات سے صرف وہی لوگ متمتع ہوتے ہیں جو باجماعت نمازیں ادا کرتے ہیں۔ ہمیشہ زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ

مذہب کا اہم ترین حصہ

جو اس کے لئے دل اور دماغ کی حیثیت رکھتا ہے عبادت الٰہی ہی ہے۔ اگر عبادتِ الٰہی کو ترک کر دیا جائے تو مذہب صرف رسم و رواج کا نام بن کر رہ جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کا دعویٰ محض ایک ڈھکوسلہ ہوگا۔ اسی لئے اس جگہ مومنوں کی پہلی صفت اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ یقیمون الصلوٰۃ وہ نمازوں کو قائم کرتے ہیں۔ یعنی خود بھی باجماعت نماز ادا کرتے ہیں جس کی طرف یقیمون کا لفظ اشارہ کرتا ہے اور دوسروں کو بھی نمازوں کی ادائیگی کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ گویا بحیثیت جماعت وہ نمازوں کی ادائیگی کا ہمیشہ التزام رکھتے ہیں۔ اگر یہاں صرف انفرادی نمازوں کا ذکر ہوتا تو یصلّون کہنا کافی تھا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے یصلون کا لفظ استعمال نہیں فرمایا بلکہ یقیمون الصلوٰۃ کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں۔ اسی طرح قرآن کریم کے اور مقامات میں بھی اقیموا الصلوٰۃ یا اقامۃ الصلوٰۃ کے الفاظ ہی استعمال ہوئے ہیں اور اقامت ہمیشہ باجماعت نماز میں ہی ہوتی ہے پس مومنوں کی ایک بڑی علامت اس آیت میں یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ باجماعت نمازیں ادا کرتے ہیں اور نہ صرف خود

نمازوں کی پابندی

کرتے ہیں بلکہ دوسروں کو بھی نمازوں کی ادائیگی کی تلقین کرتے رہتے ہیں۔ ہم نے دیکھا ہے بعض لوگ خود تو نماز کے بڑے پابند ہوتے ہیں مگر اپنے بیوی بچوں کے متعلق کوئی پرواہ نہیں کرتے۔ حالانکہ اگر ان کے دل میں سچا اخلاص ہو تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کسی بچے کا یا بیوی کا یا بہن بھائی کا نماز چھوڑنا انسان گوارہ کر سکے۔

---غرض اقامت صلوٰۃ ایک نہایت ہی ضروری چیز ہے اور اس میں خود نماز پڑھنا۔ دوسروں کو پڑھوانا اور اخلاص اور جوش کے ساتھ پڑھنا۔ باوضو ہو کر ٹھہر ٹھہر کر باجماعت اور پوری شرائط کے ساتھ نماز پڑھنا شامل ہے۔

احادیث میں آتا ہے

کہ نماز خدا اور بندے کے درمیان ملاقات کا ایک ذریعہ ہوتی ہے گویا اس کے ذریعہ الوہیت کا وہ رنگ جو نبی کے واسطہ سے اللہ تعالیٰ پیدا کرنا چاہتا ہے مومنوں پر چڑھ جاتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے رنگ میں رنگین ہو جاتے ہیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نماز باجماعت کا اس قدر احترام فرماتے تھے کہ ایک دفعہ آپ کے پاس ایک نابینا آیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرا مکان مسجد سے بہت دور ہے اور چونکہ مجھے مسجد پہنچنے میں سخت دقت پیش آتی ہے اس لئے اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کروں۔ (اس وقت مدینہ میں کچے مکانات ہوتے تھے اور جب بارش کے دنوں میں پانی گلیوں میں بہتا تھا تو چونکہ پانی دیواروں کی بنیادوں کے ساتھ ٹکرا کر گزرتا تھا اور دیواریں پانی سے ٹوٹ جاتی تھیں اس لئے پانی کی زد سے دیواروں کو بچانے کے لئے لوگوں نے گلی میں دیواروں کی بنیادوں کے ساتھ ساتھ جڑے ہوئے پتھر جن کو پنجابی زبان میں کھنگر کہتے ہیں رکھے ہوتے تھے۔ گلیوں میں کھنگر رکھنے کا رواج ہمارے ملک میں بھی ہے اور چونکہ ایک نابینا کے لئے سڑک کے بیچ میں چلنا مشکل ہوتا ہے اس لئے وہ ہمیشہ دیواروں کے ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور دیوار کے ساتھ ہاتھ مارتے جاتے ہیں۔ اگر وہ ایسی دیوار کے ساتھ چلیں جس کے ساتھ کھنگر رکھے ہوئے ہوں تو ان کے گر کر زخمی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے) جب اس نابینا نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ عرض کیا کہ چونکہ دیواروں کے ساتھ پتھر رکھے ہوتے ہیں اور گلی کے بیچ میں میں چل نہیں سکتا اور اگر دیوار کے ساتھ چل کر مسجد میں آؤں تو گر کر زخمی ہونے کا خطرہ ہے اس لئے مجھے اجازت ہو تو میں گھر پر نماز ادا کر لیا کروں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بہت اچھا۔ اگر تمہیں مسجد میں آتے ہوئے مشکل پیش آتی ہے تو تم اپنے گھر میں ہی نماز ادا کر لیا کرو۔ یہ سن کر وہ نابینا گھر کی طرف چل پڑا مگر ابھی وہ تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ آپ نے صحابہؓ سے فرمایا۔ اس کو واپس بلاؤ۔ وہ جب واپس آیا تو آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ کیا تمہارے گھر میں

اذان کی آواز

پہنچ جاتی ہے۔ اس نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ! اذان کی آواز تو پہنچ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اگر اذان کی آواز تمہارے گھر میں پہنچ جاتی ہے تو چاہے تمہیں مسجد میں آتے وقت ٹھوکریں لگیں اور تم زخمی ہو جاؤ۔ مسجد میں ضرور آیا کرو۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا میرا جی چاہتا ہے کہ جب عشاء یا صبح کی نماز ہو تو میں اپنی جگہ کسی اور کو کھڑا کر دوں اور کچھ لوگوں کو ساتھ لے کر ان کے سروں پر لکڑیوں کے گٹھے رکھ کر سارے شہر کا چکر لگاؤں اور جو لوگ گھروں میں بیٹھے ہوئے ہوں ان کے گھروں کو آگ لگا دوں اب دیکھو آپ نے عملاً ایسا کیا تو نہیں مگر اس سے اتنا تو ظاہر ہے کہ آپ کے دل میں نماز باجماعت کی کس قدر اہمیت تھی۔ آپ نے اس مثال کے ذریعہ لوگوں کو سمجھایا کہ جو لوگ باجماعت نماز ادا نہیں کرتے وہ اپنے آپ کو

دوزخ کا ایندھن

بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بے شک دنیا میں نیکی کے اور بھی بہت سے کام ہیں لیکن نماز کو خدا تعالیٰ نے سب سے مقدم قرار دیا ہے اور سوائے اس کے کہ کوئی معذوری ہو یا کوئی ہنگامی کام پڑ جائے نمازوں کے اوقات میں مسجد میں آنا نہایت ضروری ہے۔ ہنگامی کاموں سے مراد یہ ہے کہ مثلاً کسی جگہ آگ لگ گئی ہو تو اس وقت آگ بجھانا ضروری ہوگا۔ نماز بعد میں ادا کر لی جائے گی لیکن اس قسم کے استثنائی حالات کے بغیر جو شخص نماز باجماعت کی ادائیگی میں کوتاہی کرتا ہے وہ ایک بہت بڑے جرم کا مرتکب ہوتا ہے۔"

"ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاء والمنکر (سورۃ العنکبوت) نماز یقیناً بڑی اور ناپسندیدہ باتوں سے لوگوں کو روکتی ہے۔ ان بُری باتوں سے بھی جو انسان کی ذات سے تعلق رکھتی ہیں اور ان سے بھی جو سوسائٹی پر گراں گزرتی ہیں۔ کیونکہ نماز باجماعت مسلمانوں میں پانچ وقت کی مقرر ہے۔ اگر

نماز باجماعت

ان میں قائم ہو جائے گی تو ان کا بہت سا وقت خدا تعالیٰ کی عبادت میں لگ جائے گا اور نماز میں خرچ ہونے والا وقت ان کو بے حیائیوں اور بدکاریوں سے بچاتا رہے گا اسی طرح نماز میں جب دعائیں ہوتی رہیں گی۔ اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی تو وہ دعائیں خدا تعالیٰ کا فضل کھینچ کر ان کی اپنی اصلاح کا بھی موجب ہوں گی اور دوسروں کی اصلاح اور ترقی کا موجب بھی بن جائیں گی اسی طرح نماز میں جو قرآن کریم کی آیات پڑھی جاتی ہیں اور تسبیح و تحمید کی کثرت ہوتی ہے اس کا دل پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ انسان گناہوں سے نفرت کرنے لگ جاتا ہے۔

---پس مسلمانوں کے لئے

سب سے زیادہ ضروری امر

یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو نماز باجماعت کا پابند بنانے کی کوشش کریں۔

----چونکہ نماز خدا تعالیٰ کی ملاقات کا ایک ذریعہ ہے اس لئے اسلام نے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ انسان تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد خدا تعالیٰ کا نام لے اور نماز کے لئے کھڑا ہو جائے۔ خواہ جنگ ہو رہی ہو دشمن گولیاں برسا رہا ہو۔ پانی کی طرح خون بہہ رہا ہو۔ پھر بھی اسلام یہ فرض قرار دیتا ہے کہ جب نماز کا وقت آجائے تو اگر ممکن ہو مومن اسی وقت اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جائے (نہایت خطرناک حملہ کی صورت میں وہ نمازیں جو جمع نہیں کی جا سکتیں ان کو بھی جمع کرنے کا حکم ہے۔ خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک موقعہ پر چار نمازیں جمع کی ہیں) بیشک جنگ کی وجہ سے نماز کی ظاہری شکل بدل جائے گی لیکن یہ جائز نہیں ہوگا کہ نماز میں ناغہ کیا جائے۔

-----نماز

روحانی جسم کی اصلاح

کا ایک ذریعہ ہے جس طرح ایک بیمار جسم محض یہ کہہ کر موت سے بچ نہیں سکتا کہ وہ بیمار ہے اور بیمار ہونے کی وجہ سے وہ روٹی نہیں کھا سکتا اسی طرح ایک روحانی جسم بھی یہ کہہ کر موت سے نہیں بچ سکتا کہ وہ بیمار ہے اور نماز نہیں پڑھ سکتا باوجود اس کے کہ ایک شخص بیمار ہے اور کھا نہیں

شیخ خورشید احمد

شذرات

کھا سکے۔ جیسا کہ غذا معدہ میں ٹھہرتی نہیں بلکہ ستے ہو جاتی ہے یا غذا معدہ کے اندر ٹھہر جاتی یا انتڑیوں میں کوئی بیماری لاحق ہے اس لئے انتڑیوں میں غذا ٹھہرتی نہیں یا پچتی نہیں پھر بھی ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ مرے گا نہیں۔ اس لئے کہ روٹی کے بغیر انسان بچ نہیں سکتا۔ اسی طرح باوجود اس کے کہ ایک شخص کسی عذر کی وجہ سے نماز نہیں پڑھتا وہ مرے گا۔ بعض لوگ

عدم قرأت کی وجہ سے

یہ خیال کر لیتے ہیں کہ چونکہ وجہ جائز ہے اس لئے نتیجہ نہیں نکل سکتا۔ حالانکہ ان کا یہ خیال درست نہیں۔ وجہ جائز ہو یا نہ جائز نتیجہ ضرور نکلے گا۔ تم اپنے سر پر اپنی کمائی سے خریدا ہوا تیل لگاؤ یا چوری سے حاصل کیا ہوا تیل لگاؤ سر ضرور چکنا ہو گا۔ یہ نہیں کہ اپنی کمائی سے حاصل کردہ تیل سے سر چکنا ہو جاتا ہے اور چوری کے تیل سے سر سوکھا رہ جاتا ہے۔ نتیجے دونوں کے ایک سے ہوں گے۔

...... پس

نماز باجماعت

کی عادت ڈالو اور اپنے بچوں کو بھی اس کا پابند بناؤ کیونکہ بچوں کے اخلاق اور عادات کی درستی اور اصلاح کے لئے میرے نزدیک سب سے ضروری امر نماز باجماعت ہی ہے مجھے اپنی زندگی میں اتنے لوگوں سے ملنے اور مختلف حالات کی جانچ پڑتال کرنے کا موقعہ ملا ہے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے میری طبیعت کو ایسا حساس بنایا ہے کہ سو سال کی عمر پانے والے بھی اپنی عمر کے تجربوں کے بعد دنیا کی اونچ نیچ اور اچھے برے کو اتنا محسوس نہیں کر سکتے جتنا میں محسوس کرتا ہوں اور میں نے اپنے تجربہ میں نماز باجماعت سے بڑھ کر اور کوئی چیز نیکی کے لئے ایسی مؤثر نہیں دیکھی۔ سب سے بڑھ کر نیکی کا اثر کرنے والی نماز باجماعت ہی ہے اگر میں ان الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشآء والمنکر کی پوری پوری تشریح نہ کروں تو میں اپنا قصور سمجھوں گا۔ ورنہ میرے نزدیک نماز باجماعت کا پابند خواہ اپنی بدیوں میں ترقی کرتے کرتے ابلیس سے بھی آگے نکل جائے۔ میرے نزدیک اس کی

اصلاح کا موقعہ

ہاتھ سے نہیں گیا۔ ایک عمر بھر اور ایک رات کے برابر بھی میرے خیال میں نہیں آتا کہ کوئی شخص نماز باجماعت کا پابند ہو اور پھر اس کی اصلاح کا موقعہ نہ رہے۔ خواہ وہ کتنی ہی بدیوں میں مبتلا کیوں نہ ہو گیا ہو نیکی کے متعلق نماز کے مؤثر ہونے کا مجھے اتنا کامل یقین ہے کہ

خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بھی کہہ سکتا ہوں

کہ نماز باجماعت کا پابند خواہ کتنا ہی بداعمال کیوں نہ ہو گی جو اس کی ضرور اصلاح ہو کچھ ہے اور وہ ضائع نہیں ہوتا۔ اور میں شرح صدر سے کہہ سکتا ہوں کہ آخری وقت تک اس کے لئے اصلاح کا موقعہ ہے۔ مگر نماز باجماعت کا پابند اس رنگ میں ہو کہ اس کو اس میں لذت اور سرور حاصل ہو۔

...... برا آدمی اگر خود نماز باجماعت نہیں پڑھتا تو وہ منافق ہے۔ مگر وہ لوگ جو اپنے بچوں کو نماز باجماعت ادا کرنے کی عادت نہیں ڈالتے وہ ان کے قاتل ہیں اگر ماں باپ بچوں کو نماز باجماعت کی عادت ڈالیں تو کبھی ان پر ایسا وقت نہیں آ سکتا کہ یہ کہا جائے کہ ان کی اصلاح ناممکن ہے اور وہ قابل علاج نہیں رہے۔

...... غرض جوں جوں انسان نماز میں بڑھتا ہے۔ اور

اللہ تعالیٰ کی پاکیزگی اور حمد

اور عظمت کا اقرار کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کے اعمال حسنہ کے ترازو کو بوجھل کرتا چلا جاتا ہے اور انسان کا رفع ہوتا جاتا ہے۔ اور چونکہ گناہ نتیجہ ہے مادیت کے تعلق کا جب انسان اس عالم سے بلند ہو جاتا ہے تو اس کا تعلق مادیت سے کم ہوتا جاتا ہے اور وہ گناہوں سے محفوظ ہو جاتا ہے۔

...... اسی طرح قرآن کریم میں آتا ہے۔ فاذکرونی اذکرکم (بقرہ ع ۱۸) یعنی چاہیئے کہ تم مجھے یاد کرو اس کے نتیجہ میں میں بھی تمہیں یاد کروں گا۔ یعنی تمہیں اپنے قرب میں جگہ دوں گا۔ اور تمہاری ہر تکلیف اور مصیبت میں تمہاری مدد کروں گا۔ اور ظاہر ہے کہ جو شخص

اللہ تعالیٰ کا قرب

حاصل کرے گا وہ بہت سی بدیوں سے بچ جائیگا اور خدا تعالیٰ کا معاملہ بھی اس سے محبت اور پیار کا ہو جائے گا۔ اسی وجہ سے اسلام نے تمام اجتماعات میں ذکر الٰہی اور عبادت پر بڑا زور دیا ہے ...... پس مومن کا فرض ہے کہ وہ اپنے اوقات کو اس طرح صرف کرے کہ ذکر الٰہی اس کی زبان پر جاری ہو۔ اور نماز میں اسے شغف اور رغبت ہو ......

پس اپنے اندر

ذکر الٰہی کی عادت

پیدا کرو۔ تا خدا تعالیٰ سے تمہارا تعلق بڑھ جائے۔

—ہ تضاد کا شاہکار

مودودی صاحب نے لاہور کے ایک جلسۂ عام میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"آمریت ایک آزاد ملک اور اس کے عوام میں ترقی اور خوشحالی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہوتی ہے۔ آمریت پسند حکمران نہ صرف عوام کے دشمن ہوتے ہیں بلکہ وہ خود اپنے لئے بھی ایک خوفناک انجام کو دعوت دیتے ہیں ......

میں پوری دلسوزی اور دردمندی کے ساتھ اہل وطن سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ ملک میں جمہوریت کے فروغ کی راہ ہموار کریں۔

"ملک کسی گروہ یا فرقہ کا نہیں بلکہ ملک کے باشندوں کا ہے اور اس کا نظام چلانے کے لئے عوام کو یہ حق حاصل ہے کہ جن کو وہ اپنا نمائندہ سمجھتے ہیں انہیں حکومت چلانے کے لئے منتخب کریں۔"

(کوہستان ۱۹ مارچ)

"حکومت چلانے کا دوسرا طریق یہ ہے کہ اتفاقی یا حادثاتی طور پر یا سازش اور طاقت کے ذریعہ کچھ لوگ عوام پر مسلط ہو جاتے ہیں اور پھر وہ سمجھ لیتے ہیں کہ عوام اور ملک پر حکومت کرنا انہی کی اجارہ داری ہے اور یہ کہ عوام بالکل بے شعور اور نادان ہیں اور قطعاً نہیں جانتے کہ ان کی بھلائی کس چیز میں ہے اور برائی کس میں ہے۔" (ایشیا ۹ مارچ)

مندرجہ بالا حوالوں کو پڑھ کر یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا اس ملک میں مودودی صاحب جمہوریت کے سب سے بڑے علمبردار ہیں۔ جو رات دن ملک میں عوام کی حکومت قائم کرنے کے لئے تڑپ رہے ہیں۔ لیکن یہ تصویر کا صرف ایک رخ ہے۔ اب ذرا تصویر کا دوسرا رخ بھی ملاحظہ ہو۔

اگر خدانخواستہ ملک کی زمام اقتدار مودودی صاحب کے سپرد کر دی جائے۔ تو کیا آپ کو علم ہے کہ "جمہوریت کا یہ علمبردار" عوام کے ساتھ کیا سلوک کریگا؟ وہ اسلام کو قائم کرنے کے بہانے آمر مطلق کا لبادہ اوڑھ لے گا اور جو جی میں آئیگا کریگا۔ اگر عوام اس پر احتجاج کریں گے اور اپنا جمہوری حق مانگیں گے تو وہ اسلام ہی کا نام لے کر اس مطالبہ کو تسلیم کرنے سے صاف انکار کر دے گا بلکہ نہایت رعونت کے ساتھ انہیں جواب دے گا کہ

"یہ انبوہ عظیم جس کو مسلمان قوم کہا جاتا ہے۔ اس کا یہ حال ہے کہ اس کے ۹۹۹ فی ہزار افراد نہ اسلام کا علم رکھتے ہیں نہ حق و باطل کی تمیز سے آشنا ہیں (ایضاً) ...... ان کی کثرت رائے کے ہاتھ میں باگیں دے کر اگر کوئی شخص یہ امید رکھتا ہے کہ گاڑی اسلام کے راستہ پر چلے گی تو اس کی خوش فہمی قابل داد ہے جو لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ ...... یہاں جمہوری نظام قائم ہو جائے۔ تو اس طرح حکومت الٰہی قائم ہو جائیگی ان کا گمان غلط ہے۔ دراصل اس کے نتیجہ میں جو کچھ حاصل ہوگا۔ وہ صرف مسلمانوں کی کافرانہ حکومت ہوگی۔"

(مسلمان اور موجودہ سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ ۱۳۰-۱۳۲)

گویا جب تک مودودی صاحب کو اختیارات حکومت میں حصہ نہیں ملتا وہ جمہوریت جمہوریت کی رٹ لگائیں گے۔ اگر انہیں خدانخواستہ اقتدار حاصل ہو جائے۔ تو پھر وہ یہ کہہ کر جمہوریت کو قائم کرنے سے صاف انکار کر دیں گے کہ جمہوری نظام میں تو "مسلمانوں کی کافرانہ حکومت" قائم ہوگی۔

..ہ علماء کے مشاغل

روزنامہ شہباز پشاور "مشنری اداروں کی نگرانی کا مسئلہ" کے زیر عنوان لکھتا ہے:

"مشنریوں کی سرگرمیاں ہمہ گیر نوعیت کی ہیں حکومت کو ہر محاذ پر ان کا محاسبہ کرنے کا مؤثر اقدام کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں علمائے کرام کا تعاون بہت ضروری ہے۔ ہر علاقے میں علماء کی جماعتیں مقرر کی جانی چاہئیں جو مشنری ہسپتالوں میں جا کر مسلمان مریضوں سے ملیں اور اس سحر کو زائل کریں۔ جو پادریوں نے ان پر کر رکھا ہے۔"

معاصر نے مشورہ تو بہت اچھا دیا ہے مگر جن علمائے کرام کا اس نے ذکر کیا ہے۔ انکو بھلا اتنی فرصت ہی کہاں ہے کہ وہ "مشنری ہسپتالوں میں جا کر مسلمان مریضوں سے ملیں"۔ وہ تو اپنے مخصوص مشاغل میں ہی اتنے مصروف و منہمک ہیں کہ انہیں کسی دوسری طرف توجہ ہی نہیں ہو سکتی۔ ان مخصوص مشاغل کی ایک جھلک خود شہباز کے اسی پرچہ میں بھی موجود ہے۔ جس میں مندرجہ بالا مشورہ دیا گیا ہے چنانچہ لکھا ہے۔

"ٹوپی ۲۱ فروری ...... مولانا محمد طاہر مسکنہ پنج پیر کے شاگردوں اور کاگسبٹری کے مولانا کے شاگردوں کے درمیان بعض شرعی مسائل پر ...... اختلافات کے ہو جانے کی وجہ سے جھگڑا ہو گیا۔ ابتداً میں ...... ہم طلباء نے اس لڑائی میں حصہ لیا اس لڑائی میں دو طلباء شدید زخمی ہو گئے ......" (شہباز ۲۳ فروری ۱۹۶۱ء)

م تمہارے اندر محبت پیدا ہو جائے۔ تمہاری نظروں میں تاثیر پیدا ہو جائے اور مخالف کے دل میں تمہارا رعب بیٹھ جائے اور وہ خود بول اٹھے کہ یہ لوگ واقعی روحانیت کے پتلے ہیں۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ سوم صفحہ ۱۸۲ اور ۲۴۲-۳۳۱)

ہلالِ اسلامی — ہالینڈ کے آسمان پر

٭ ہالینڈ میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نہایت خوشکن نتائج

٭ عیسائی حلقوں میں اضطراب اور اسلام کی روزافزوں ترقی

از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب امام مسجد احمدیہ ہالینڈ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

یورپ میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کا دوسرا دور ہمارے "اولوالعزم" امام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص توجہ سے دوسری جنگِ عظیم کے بعد سے شروع ہوا۔ اسی دور کے ابتدائی ایام میں ہالینڈ مشن کی ابتداء بھی ہوئی جس کو اب پندرہ سولہ سال کا عرصہ ہو رہا ہے۔ جس حد تک ظاہری ساز و سامان کا تعلق ہے مغربی اقوام کے مقابلہ پر ہماری حقیقت ہی کیا۔ تاہم جو کچھ ہمیں توفیق ہوئی ہم نے کیا اور ہمدردی کے اس جذبہ کے ساتھ کیا کہ خدا تعالیٰ ان بھولے بھٹکے ہوئے بھائیوں کو اس ابدی نور سے منور کر دے جو فاران کے پہاڑوں سے جلوہ گر ہوا اور جس نے صدیوں کے ظلمت کدوں کو بقعۂ نور بنا دیا آج اسی نیرِ صداقت کے بروز اور اسی نور کے پروانے پھر آسمانِ روحانیت پر ظاہر ہونا چاہتے ہیں اور خدا کرے کہ وہ دن قریب تر ہوں کہ دنیا پھر ایک دفعہ نیرِ اسلام کی ضیا پاش کرنوں سے چمک اٹھے آمین۔

مشن کی ابتداء اور ردِ عمل

ہالینڈ مشن کا قیام ۴۷ء کے وسط میں عمل میں آیا۔ اس خبر کا جو اثر مذہبی حلقوں پر نمودار ہوا وہ اس امر سے عیاں ہے۔ یہاں کا ایک کیتھولک ہفتہ وار اخبار T1.4 DTHEUS اپنی جولائی ۴۷ء کی اشاعت میں جلی عنوان کے ساتھ لکھا

"کیا ہالینڈ کے آسمان پر ہلالِ اسلامی کا طلوع گوارا کیا جا سکتا ہے"

اس عنوان کے ساتھ مضمون نگار نے لکھا کہ اس نئے مبلغِ اسلام کو ڈچوں سے کسی ہمدردی کی امید نہیں رکھنی چاہیئے اور اگر وہ ایسی کوئی امید رکھتا ہے تو اسے سخت مایوسی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اس لئے بہتر ہے ابھی سے وہ بستر بوریا سنبھال کر واپسی کا رخ کر لے"

یہ آواز ایک کٹر مذہبی گروہ کی تھی مگر بعض دوسرے حلقوں نے اس سے مختلف ردِ عمل کا اظہار بھی کیا۔

چنانچہ یہاں کا ایک آزاد مگر ایک نہایت لبرل ٹائپ ہفتہ وار HAAGSE POST اپنی ۳ جنوری ۴۸ء کی اشاعت میں "ایشیا کی بیداری" کے زیرِ عنوان لکھا کہ یورپ کے لئے ایشیا کی یہ بیداری بالکل غیر متوقع ہے کہ آج (پہلے طریق کے برخلاف) مشرق سے اسلام کے مبلغ مغرب کو بھیجے جا رہے ہیں اور جماعتِ احمدیہ اس بارہ میں پیش پیش ہے۔"

ہالینڈ مشن کو قائم ہوئے ابھی تین ہی سال کا عرصہ ہوا تھا کہ پریس کے رویہ میں ایک گونہ تغیر رونما ہونے لگا۔ اب مشن کا وجود صرف "غیر متوقع جز" تک ہی محدود نہیں تھا بلکہ اس میں کچھ حرکت بھی نظر آنے لگی چنانچہ ہالینڈ کے ایک روزنامہ DE AMERSFOORTSCH COURANT نے اپنی ۳۱ جولائی ۵۰ء کی اشاعت میں ۴ کالم کا عنوان دے کر لکھا "آشتی اور تحمل جماعتِ احمدیہ کا طرۂ امتیاز ہے۔ جماعتِ احمدیہ جہاد کے غلط تصور کی بھی اصلاح کرتی ہے۔ اس کے مشن نہ صرف انڈیا اور ملایشیا میں ہیں بلکہ افریقہ۔ یورپ اور امریکہ میں بھی ہیں اور اس جماعت کے ساتھ وابستہ ہونے والے زیادہ تر پڑھے لکھے مسلمان ہیں جو اس کے لئے مالی قربانی بھی کرتے ہیں۔

تعمیر خانۂ خدا اور ڈچ ترجمہ قرآن

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ ۳ سال کے قلیل عرصہ میں ہی اس امر کی ضرورت محسوس کی جانے لگی کہ عیسائیت کے اس مرکز میں خانۂ خدا کی تعمیر کی جائے جہاں صرف خدائے واحد لاشریک کی پرستش ہو اور جہاں شمعِ محمدی کے پروانے جمع ہو کر دنیا کی روحانی تسکین اور امن کے سامان کریں۔ چنانچہ ۵۰ء میں اس کے لئے ہیگ شہر کے ایک خوبصورت حصہ میں زمین خریدی گئی جو براعظم یورپ میں گویا جماعتِ احمدیہ کی پہلی مسجد کی ابتداء تھی۔

اسلام کو صحیح رنگ میں روشناس کرانے کے لئے سب سے زیادہ ضرورت اسلامی لٹریچر کی ہوتی ہے مشن کے ابتداء ہی سے اس امر کو خاص طور پر مدِنظر رکھا گیا ہے اور ہزاروں ہزار کتب شائع کر کے لوگوں میں پھیلا دی گئی ہیں مگر اس ضمن میں اہم ترین قدم ابھی باقی تھا یعنی ڈچ ترجمہ قرآن کی اشاعت۔ چنانچہ یہ اہم مرحلہ ۵۳ء میں بخیر و خوبی انجام پا گیا۔ اور ڈچ ترجمہ قرآن شائع ہو گیا۔

مسجد کی تعمیر

ڈچ ترجمہ قرآن کی اشاعت کے بعد مسجد کی ضرورت کو زیادہ شدت سے محسوس کیا جانے لگا یہ کام کافی خرچ طلب تھا اور قربانی چاہتا تھا۔ جماعت پہلے ہی مرکز کی تعمیر کا بوجھ اس قدر تھا کہ بظاہر اس مسجد کی تعمیر آسان مرحلہ نہ تھا مگر ہمارے اولوالعزم امام کی قیادت میں جماعت کی مستورات نے اپنی قربانی اور اخلاص کا ایسا مظاہرہ کیا کہ ۵۵ء میں اس ملک میں مسجد تعمیر ہو گئی جس نے یورپ میں اسلامی تبلیغ کا ایک نیا دروازہ کھول دیا اور یورپ کی اسلامی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا۔ چنانچہ ہیگ کے ایک روزنامہ Nieuwe Haagsche Courant نے اپنی ۲۱ فروری ۵۹ء کی اشاعت میں ہیگ مسجد میں حالتِ نماز کی فوٹو دے کر لکھا کہ "یہ فوٹو کراچی۔ قاہرہ یا بغداد کی نہیں بلکہ یہ مسجد خود ہیگ میں ہے جس میں یہ لوگ نماز ادا کر رہے ہیں اور پھر لکھتا ہے کہ مسلمان دو دفعہ پہلے یورپ میں آئے ایک دفعہ آٹھویں صدی میں اور دوسری دفعہ پندرھویں صدی میں۔ یہ دونوں آمدیں ان کی سیاسی نوعیت کی تھیں۔ اس کے بعد وہ لکھتا ہے کہ "اس ہمارے زمانے میں وہ یورپ میں عقبی دروازہ سے داخل ہو رہے ہیں اور اس طرف سے کسی لشکر اور فوج کا سامنا نہیں بلکہ انہیں وہ خالی دل ملے ہیں جن سے عیسائیت عرصہ ہوا نکل چکی ہے"

مندرجہ بالا اقتباس اس امر کا واضح ثبوت ہے کہ یہ لوگ جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی سے بہت متاثر ہیں اور یہ خطرہ محسوس کر رہے ہیں کہ یہ اثر کہیں زیادہ نہ پھیل جائے۔

مسجد کی تعمیر نے یہاں کے مذہبی حلقوں کو جس رنگ میں متاثر کیا ہے اس کا اندازہ مندرجہ ذیل اقتباس سے بھی لگایا جا سکتا ہے۔

ہالینڈ ریفارمڈ چرچ کا نمائندہ اخبار Hervormd Nederland اپنی ۲۲ جولائی ۶۱ء کی اشاعت میں بہ زیر عنوان ہے "مسلم مشن زندہ چرچ کے لئے ایک صحت مند چیلنج ہے" لکھتا ہے "آج سے دس سال قبل اسی اخبار میں یہ سوال زیرِ بحث تھا کہ یہ لوگ (احمدیہ مشن والے) کس لئے یہاں آئے ہیں ہمارے ملک میں ان کا کیا کام ہے اور یہ کہ کس نے انہیں آنے دیا وغیرہ وغیرہ مگر اب حقیقت کھلی ہے کہ یہ لوگ بڑے پکے ارادہ سے آئے تھے اور پورے طور پر سنجیدہ تھے اور اس کا ثبوت اس وقت ملا جب ۵۵ء میں انہوں نے ہیگ میں ایک مسجد تعمیر کر کے رکھ دی۔"

مندرجہ بالا اقتباس ریفارمڈ چرچ کے نمائندہ اخبار کا ہے اس کی صدائے بازگشت ہمیں دیگر مختلف اطراف سے بھی سننے میں آتی چنانچہ اندرونِ ملک کا ایک روزنامہ MAAS EN BOER BODE اپنی ۱۸ اگست ۶۱ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ صدیوں سے یہ طریق چلا آ رہا تھا کہ یورپ کے عیسائی مبلغ دنیا کے ملکوں میں جاتے اور عیسائیت پھیلاتے تھے مگر اب دوسری جنگ کے بعد مشرق سے اسلام پھیلانے کے لئے مبلغ یورپ آنے شروع ہو گئے ہیں اور انہوں نے یہاں متعدد مساجد بنا دی ہیں چنانچہ ہیگ میں بھی ایک مسجد ہے۔ تبلیغ کا یہ تمام کام احمدیہ جماعت کے ذریعہ سے ہے جو ۱۸۸۹ء میں پاکستان قائم کی گئی یہ واحد اسلامی منظم جماعت ہے جو تبلیغ اور احیاءِ اسلام کا کام کر رہی ہے اور اس کا مرکز ربوہ پاکستان میں ہے۔"

ہالینڈ میں ریفارمڈ چرچ کے حامی سب سے زیادہ تعداد میں ہیں اس لئے یہ امر قرینِ قیاس تھا کہ اسی چرچ کی طرف سے جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی مساعی کو خاص اہمیت دی جائے اور اس کی مخالفت کی جائے چنانچہ ۵۸ء میں اسلام کے بڑھتے ہوئے نفوذ کا مقابلہ کرنے کے لئے ریفارمڈ چرچ کے آرگن S-Gravenhagse Kerkbode نے لکھا "ایک عرصہ سے ہمیں اسلام کے ایک فرقہ احمدیہ جماعت کی سرگرمیوں کی وجہ سے اسلام پر اظہارِ خیال کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔

اس کانفرنس کے دوسرے اجلاس میں تفصیل سے اس سوال پر غور کیا گیا کہ "اب عیسائیوں کو کیسے اسلام کا مقابلہ کرنا چاہیئے"۔ اس اہم مسئلہ پر اظہارِ خیال کا کام اولیں طور پر ہمارے ایک مشہور پادری پروفیسر مسٹر Kramer کے جو ۳۱ برس قاہرہ بھی گیا تھا کے سپرد کیا گیا۔ یہ مشہور پروفیسر ریفارمڈ چرچ میں ایک اتھارٹی خیال کیا جاتا ہے۔

عیسائی دنیا میں گھبراہٹ کے آثار

ایمسٹرڈم کا ایک مشہور کثیر الاشاعت روزنامہ HET Parool اپنی ۳۰ مارچ ۶۲ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔ "عیسائیت کو چیلنج" "مشرقی مذاہب کی پیش قدمی" اس تین کالم کی موٹی سرخی کے بعد ایک لمبے مضمون کے تسلسل میں یہ اخبار لکھتا ہے کہ "یورپ میں احمدیہ مشن پوری قوت کیساتھ تبلیغ میں مصروف ہے یہ تحریک گذشتہ صدی کے آخر میں اٹھی تھی اب ہمارے ملک میں ہیگ شہر میں اس مشن کی ایک مسجد ہے اسکے علاوہ بعض اور یورپین ممالک مثلاً جرمنی میں اسکی تین مساجد ہیں اس طریق سے یہ مشن اپنی تبلیغ کیلئے راستے ہموار کر رہا ہے"

ایمسٹرڈم کا ایک اور مشہور روزنامہ Het Vrije Volk اپنی ۹ جون ۶۲ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ "احمدیہ مشن جو ایک اسلامی تحریک ہے چند سالوں سے ہمارے ملک ہالینڈ میں پورے زور سے دالسلام کی تبلیغ میں سرگرمِ عمل ہے اور یہی کیفیت بعض دیگر یورپین ممالک میں ہے۔"

ایک اور روزنامہ Edesche Courant اپنی ۱۱ اکتوبر ۶۰ء کی اشاعت میں یہاں کے لوگوں کو بڑے واضح رنگ میں متنبہ کرتا ہوا لکھتا ہے کہ "اسلام کے بڑھتے ہوئے نفوذ کو اور احمدیہ مشن کی سرگرمیوں کو معمولی خیال نہ کریں" اسکے بعد لکھتا ہے کہ "جماعت احمدیہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیم کیلئے بہت روشن مستقبل کے خواب دیکھ رہی ہے اور خاص طور پر یورپ میں" پھر لکھا ہے کہ "جب تک یورپ پھر سے ایک دفعہ پورے طور پر متحد ہو کر مسلمانوں کے متحدہ محاذ کا جس میں جماعت احمدیہ سب سے قوت والی تیزی سے ڈٹ کر مقابلہ نہ کرے اس وقت تک یہ سیلاب رکنے والا نہیں!"

یہاں کی لائڈن یونیورسٹی مشرقی علوم کی درسگاہ کے طور پر تمام دنیا میں مشہور ہے مشہور پروفیسر کرامرز جنہوں نے حال ہی میں انسائیکلوپیڈیا آف اسلام جیسے اہم کام میں اہم کردار ادا کیا۔ اسی درسگاہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اسی شہر لائڈن میں عیسائیوں کا ایک اہم مشنری سکول بھی ہے جہاں کے تربیت یافتہ مشنری دور و نزدیک بھجوائے جاتے ہیں اس مشنری سکول کی ایک اہم کانفرنس ۶۱ء میں ہوئی جس میں یہاں کے ایک مشہور مستشرق ڈاکٹر van Leeuwen نے بیان کیا کہ "گذشتہ دور میں عیسائیت صرف مغربی ممالک تک ہی محدود نہیں رہی بلکہ مسلم ممالک میں بھی پھیلی مگر اب تصویر کا ایک دوسرا رخ بہ نظر آ رہا ہے کہ ایک عرصہ سے اسلام بھی احمدیہ تحریک کے ذریعہ عیسائی ممالک میں نفوذ کر رہا ہے بلکہ خود مغربی ممالک میں بھی" پھر آگے جا کر یہی پروفیسر سکول کے جاری کردہ Bulletin کی جون ۶۱ء کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ

"احمدیہ تحریک کے نام لیوا بڑی جانفشانی سے اسلام کو دنیا میں پھیلانے میں کوشاں ہیں خاص طور پر افریقہ میں بلکہ مغربی ممالک میں بھی جس میں ہمارا ملک ہالینڈ بھی شامل ہے۔ یہاں انہیں خاص کامیابی حاصل ہوئی ہے۔"

33

اسلام کا غلط تصور اور اس کی اصلاح

مغربی دنیا میں تبلیغ کا کام مختلف پہلو اپنے اندر رکھتا ہے۔ ہمارے لئے جہاں قرآن کریم کی اشاعت کی اہم ضرورت ہے وہاں اپنے فرائض وعقائد اسلامی تعلیمات اور ان کی حکمتیں اور ان کی افضلیت کو بیان کرنا بھی ضروری ہے۔ پھر ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا صحیح تصور ان لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ ہم ان کے عقائد کا سقم بھی ان پر واضح کریں اور پھر سب سے ضروری امر یہ ہے کہ ہم ان کی اسلام کے متعلق غلط فہمیوں اور غلط تاثرات کا ازالہ کریں کہ اس ضمن میں ہماری حقیر مساعی جو نتیجہ پیدا کر رہی ہے۔ ان کی کچھ حقیقت مندرجہ ذیل اقتباسات سے کسی قدر واضح ہو جاتی ہے۔

لائیڈن یونیورسٹی کے طلبہ کا ایک اخبار [illegible] اپنی فروری ۶۲ء کی اشاعت میں امام مسجد ہالینڈ کے ایک لیکچر کے ضمن میں لکھتا ہے کہ "اس لیکچر سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام ایسا ناقابل مذہب نہیں ہے۔ جیسا کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے بلکہ اس کے برعکس یہاں ایک نہایت active احمدیہ جماعت کا مشن اسلام کی تبلیغ میں سرگرم عمل ہے"۔

اسی طرح ایک اور روزنامہ Leeuwarder Courant اپنی ۲۱ جولائی ۶۲ء کی اشاعت میں رقمطراز ہے کہ "احمدیہ تحریک کو ہم اس دنیا وی اسلام پر قیاس نہ کریں جس کا تصور عام طور پر عربی ممالک کے متعلق ہمارے ذہنوں میں ہے۔ بلکہ یہ تحریک ایک نئی جماعت ہے جس کی بنیاد اسلام پر ہے۔ تمام اسلامی دنیا میں بھی ایک خاص تنظیم ہے جو منظم طور پر اسلام کی تبلیغ کا کام کر رہی ہے"۔

اس ضمن میں لائیڈن ایک اخبار Forum academial کا اظہار خاص طور پر قابل ذکر ہے وہ اپنی ۲۹ جون ۶۲ء کی اشاعت میں لکھتا ہے۔

"ایک عام یورپین کے ذہن میں مسلمان کا جو تصور ہے۔ وہ کچھ اس طرح کا ہے۔ کہ وہ گویا جنگجو انسان ہوتا ہے۔ سؤر کے گوشت سے اجتناب کرتا ہے۔ ریت سے ہاتھ صاف کرتا ہے سر پر پگڑی سی ہوتی ہے اور عورت کو پیٹتا جاتا ہے۔ مگر یہ تصور یکدم بدل جاتا ہے اگر ایک شخص ہالینڈ میں کام کرنے والے احمدیہ مشن سے تعلق قائم کرے یہ مشن تلوار سے اسلام پھیلانے کا قائل نہیں ہے"۔

احمدیہ مشن کی اہمیت غیروں کی نظر میں

آخر پر ایک اور اہم اقتباس پیش کیا جاتا ہے جس سے کسی قدر اندازہ ہو سکے گا کہ اللہ تعالیٰ کس طرح ہماری بے سروسامانیوں کے باوجود اپنے فضل سے ہماری نہایت ہی حقیر کوششوں کو نواز رہا ہے۔ آج سے ۱۰ سال قبل جس مذہبی گروہ نے اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ احمدیہ مشن کے اثر کو کم سے کم تر کرنے کی کوشش کی جائے آج وہی گروہ ہمارے ساتھ تعلق پیدا کرنے کا خواہاں ہے۔ چنانچہ مشہور پادری [illegible] Leeuwen نے ریفارمڈ چرچ کے سالانہ اجلاس میں (بمطابق اخبار [illegible] ۱۲ اپریل ۶۲ء) علی الاعلان اس حقیقت اور ضرورت کا اظہار کیا کہ "احمدیہ مشن جو ہمارے ملک میں اسلام کی تبلیغ کے لئے کوشاں ہے (اور جن کی ہیگ میں مسجد بھی ہے) اس سے ریفارمڈ چرچ تعلق قائم کرے۔ اور بات کر کے کسی نتیجہ پر پہنچے تو بہتر ہے۔"

چند سوالات ۔۔۔ اور ۔۔۔ اُن کے جوابات

از مکرم جناب قاضی محمد نذیر صاحب ۔۔۔ لائل پوری

سوال نمبر ۱:- حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا الہام ہے "آسمان سے کئی تخت اُترے پر تیرا تخت سب سے اُونچا بچھایا گیا"۔ اس کی تشریح کیا ہے؟

الجواب نمبر ۱:- اس جگہ تخت اترنے سے مراد اسلام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خلافت پانا ہے اور اس الہام میں یہ بتایا گیا ہے کہ گو ہر صدی پر مجددین آتے رہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مسند خلافت پر سرفراز تھے لیکن مسیح موعود علیہ السلام کا مقام خلیفۃ الرسول ہونے میں ان سب سے بالا ہے۔ بموجب حدیث نبوی انہ لیس بینی و بینہ نبی۔ مسیح موعودؑ کو حدیث نبوی میں نبی اللہ خلیفہ قرار دیا گیا ہے لیکن باقی مجددین اور خلفاء کو نبی اللہ قرار نہیں دیا گیا۔ گو جزوی طور پر اُن میں بھی شان نبوت پائی جاتی تھی اور وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برحق جانشین تھے۔

سوال نمبر ۲: قاضی ظہور الدین صاحب کا ایک شعر ہے ؎

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
وہ آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں

اس شعر کے متعلق یہ غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے کہ احمدی حضرت مرزا صاحب کو شان میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔ چنانچہ مکتبہ صدیقیہ ملتان کے ایک ٹریکٹ میں یہ غلط فہمی پھیلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور مخالف علماء بھی احمدیوں سے تبادلہ خیالات میں اس شعر سے ایسی ہی غلط فہمی پھیلانے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ مصنفِ شعر کے نزدیک اس شعر کی صحیح تشریح کیا ہے؟

الجواب نمبر ۲:- واضح ہو کہ جماعت احمدیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دین کا ایک خادم اور آپ کا ادنیٰ غلام تسلیم کرتی ہے اور آپ میں جو انوار نبوت پائے جاتے ہیں اُن کے متعلق جماعت احمدیہ کا یہ یقین ہے کہ وہ انوار نبوتِ محمدیہ سے مستفاض ہیں جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان میں فرمایا ہے ؎

اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

نیز فرماتے ہیں ؎

ایں چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرہ ز بحر کمال محمد است

کہ یہ جاری چشمہ جو میں مخلوق کو دے رہا ہوں۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات کے سمندر میں سے ایک قطرہ ہے۔ ہاں اولیاء اللہ کو ظلی طور پر امت محمدیہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات کے سمندر میں سے ایک قطرہ ہے ہاں اولیاء اللہ کو ظلی طور پر امت محمدیہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات کا وارث ہونے کی وجہ سے اور فنا فی الرسول کا مقام حاصل کرنے کی وجہ سے محمد اور احمد کا نام دیا جاتا ہے اور ظلی طور پر تمام مجددین امت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا مظہر ہونے کی وجہ سے اپنی اپنی استعداد کے مطابق اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات سے حصہ پانے کے مطابق یہ نام دیا گیا۔ لیکن مسیح موعودؑ کا مقام چونکہ امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مظہریت کے لحاظ سے حدیثوں میں مقام نبوت قرار دیا گیا ہے اور دوسرے مظہروں کا مقام جو آپ سے پہلے گذرے مقام نبوت قرار نہیں دیا گیا اس لئے اکمل صاحب نے امت محمدیہ کے مجددین سابقین اور مسیح موعود کے مابین جو فرق تھا اسے ملحوظ رکھتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مدح میں یہ شعر کہا ہے اس شعر میں تقابل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے بلکہ دیگر مجددین سے ہے میں نے یہ شعر محترم قاضی محمد ظہور الدین اکمل کی خدمت میں بغرض وضاحت و تشریح پیش کیا تھا انہوں نے جواب میں مورخہ ۳/۱/۶۳ کو لکھا تھا:-

"اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ظہور ہر صدی کے سر پر مجددین کے رنگ میں ہوتا رہا ہے اور اب پھر ہمارے زمانے میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے وجود میں ظہور ہوا ہے لیکن یہ ظہور پہلے مجددوں کے ظہوروں کے مقابلہ میں اپنی شان میں بڑھ کر ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اسی نظم کا آخری شعر چھپا ہوا اس کے ساتھ ہے ؎

غلام احمد مختار ہو کر یہ رتبہ تو نے پایا ہے جہاں میں

(محمد ظہور الدین اکمل عفی اللہ عنہ ۳/۱/۶۳)

دوستوں کو اکمل صاحب موصوف کی یہ تشریح یاد رکھنی چاہیئے اور جب کوئی اس شعر کے متعلق غلط فہمی پھیلائے تو ان کی اس اپنی تشریح سے اس کا ازالہ کرنا چاہیئے اور بتانا چاہیئے کہ اس شعر کو مخالف سیاق نظم سے الگ کر کے عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتے ہیں ورنہ اسی نظم کے آخری شعر میں اس غلط فہمی کا ازالہ کر دیا گیا ہے جو اس شعر سے پیدا کی جا سکتی ہے اور بتایا گیا ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں۔

افسوسناک حادثہ

۲/اپریل ۶۳ء بروز منگل بوقت ۴ بجے سہ پہر ہمارے ایک احمدی بھائی مکرم محمد ابراہیم صاحب ولد فتح محمد صاحب مہاجر چاڑکوٹ تحصیل راجوری ریاست کشمیر حال بھون تحصیل چکوال ریل گاڑی کی زد میں آکر وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم بہت مخلص احمدی تھے۔ ملنسار۔ پابند صوم وصلوٰۃ سلسلہ کے فدائی اور غریب پرور تھے اپنے پیچھے دو حقیقی بھائی۔ تین لڑکے۔ دو لڑکیاں اور ایک بیوہ چھوڑ گئے ہیں۔ مرحوم جماعت احمدیہ بھون کے موجودہ پریذیڈنٹ مکرم بابو نیک محمد صاحب کے بہنوئی تھے۔ نماز جنازہ ۳/اپریل بروز بدھ خاکسار نے بھون میں پڑھائی اور مقامی قبرستان میں سپرد خاک کر دئیے گئے۔ احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں نیز یہ کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے پسماندگان کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کی توفیق دے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

(محمد اکبر افضل شاہد ۔ مربی سلسلہ احمدیہ مقیم چکوال ضلع جہلم)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

اعلان برائے بقایا داران ہاؤس ٹیکس

مندرجہ ذیل مالکان مکانات ربوہ سنہ ۶۲-۱۹۶۱ء یا اس سے ماقبل سالوں کے بقایاجات ہاؤس ٹیکس ابھی تک ادا نہیں کئے۔ لہٰذا ایسے تمام بقایا داران کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ اگر انہوں نے ۲۵ اپریل ۱۹۶۳ء تک بقایاجات ہاؤس ٹیکس ٹاؤن کمیٹی ربوہ کو ادا نہ کئے تو ان کے خلاف باضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔

(سیکرٹری ٹاؤن کمیٹی ربوہ)

فہرست بقایا داران ہاؤس ٹیکس ۳۰ جون ۱۹۶۲ء

نمبر شمار	نام مالک مکان	مکان نمبر / بلاک نمبر	رقم بقایا ہاؤس ٹیکس
	محلہ دار الفضل		
۱	شیخ محمد حسین کلکتی محلہ گڑھا چنیوٹ	۸/۱	۱۵/-
	محلہ دار الصدر		
۱	میاں عباس احمد صاحب	۲/۱	۶/-
۲	کرنل محمد حیات صاحب	۵/۴	۹۸/-
۳	کرم الٰہی صاحب ایڈووکیٹ کوئٹہ	۲۵/۴	۱۲۹/۵۰
۴	قاضی اکبر محمود صاحب	۴/۵	۱۰/-
۵	چوہدری بشارت احمد صاحب	۲۰/۵	۱۵/-
۶	چوہدری امام الدین صاحب چک نمبر ۳۳ لائل پور	۴/۶	۳۱/-
۷	چوہدری غلام حید صاحب چک ۳۳	۲/۹	۲۵۰/-
۸	عبدالخالق۔ عزیز احمد محمد صادق	۱۰/۱۰	۱۹/-
۹	کیپٹن اختر محمود صاحب	۱۳/۱۰	۱۵۴/-
۱۰	مسماۃ گلشن خاتون صاحبہ	۸/۱۲	۷۸/-
۱۱	خلیل احمد صاحب حلوائی	۵/۱۴	۳۲/-
۱۲	محمد احمد صاحب تنظام	۷/۱۴	۵۲/۵۰
۱۳	میاں عبدالمنان صاحب جیسٹمر	۵/۱۴	۱۲۵/-
۱۴	احمد علی صاحب		۲۵/-
۱۵	میاں سراج الدین صاحب نیلہ گنبد لاہور	۹-۵/۱۶	۹۸/-
۱۶	رائے خان صاحب دلڑھی	۱۳/۷	۶/-
۱۷	حافظ فضل کریم صاحب فضل ریڈیو لاہور	۲۲-۲۱/۱۸	۵۵/-
۱۸	چوہدری سرفراز خان صاحب	۲۴/۱۸	۳۷/۵۰
۱۹	میاں حنیف احمد صاحب	۵/۱۸	۶۲/-
۲۰	میاں خلیل احمد صاحب	۹/۱۸	۲۶/-
۲۱	میاں انور احمد صاحب	۱۸/۱۰	۶۲/-
۲۲	ماجد صوبے خان صاحب	۱۰/۱۵	۲۳۰/-
	محلہ دار الرحمت		
۱	حافظ عبدالکریم صاحب	۷/۲	۱۳/-
۲	محمد عبداللہ صاحب	۱۸-۱۷/۴	۱۳/-
۳	شمشاد خانم	۱۴/۵	۶/-
۴	محمد حنیف صاحب	۸/۶۰A	۵/-
۵	مجید احمد محمود صاحب	۸-۷/۷	۲۲/-
۶	چوہدری عبدالرحمٰن صاحب	۳۰/۷	۹/-
۷	,, محمد دین صاحب سرخمیر روڈ	۳/۸	۱۰۷/-
۸	چوہدری غلام سرور صاحب	۴/۸	۳۵/-
۹	,, غلام رسول صاحب	۵/۸	۱۲/-
۱۰	خواجہ محمد احمد۔ خواجہ محمد طفیل صاحب	۶/۱۱	۲۵/-
۱۱	مستری شمس دین	۷/۲۸ ۹/۱۴	۲-۵/-
۱۲	ڈاکٹر غلام غوث صاحب	۲۶/۱۶	۱۲۶/-
۱۳	حکیم علی احمد صاحب	۵/۱۷	۱۷/-
۱۴	خواجہ محمد شریف صاحب	۲۰-۱۹/۱۷	۱۶/-
۱۵	صالحہ نسیمہ صاحبہ	۲۷/۱۷	۷۸/-
۱۶	ملک اللہ یار صاحب	۳۱/۱۷	۳۷/-
۱۷	چوہدری محمود احمد۔ حفیظ احمد۔ شریف احمد	۱/۱۸	۸۰/-
۱۸	محمد جمیل۔ بشیر احمد	۱۵/۱۸	۶۲/-
۱۹	ڈاکٹر محمد احسان صاحب	۲۲/۱۸	۱۳/-
۲۰	امۃ الغنی جنت۔ بابو عبدالغنی صاحب	۲۹-۳۰/۱۸	۵۵/-
۲۱	کیپٹن محمد سعید صاحب	۴۰/۱۸	۳۷/-
۲۲	رائے علی اکبر صاحب	۵۰-۴۹/۱۸	۸۲/-
۲۳	چوہدری عبدالرحمٰن صاحب	۱۳/۱۹	۲۴/-
۲۴	آمنہ بیگم اہلیہ غلام حسین صاحب	۴۶/۱۹	۴۵/-
۲۵	شیخ گلزار احمد صاحب	۴۶/۲۱-۵	۱۲/-
۲۶	ظفر احمد صاحب بذریعہ عبدالمومن صاحب	۱۶-۱۵/۲۲	۱۵/-
۲۷	محمد عمر۔ بشیر احمد	۵۲/۲۲	۲۶/-
۲۸	راجہ صوبے خان صاحب	۲/۲۳	۲۵/-
۲۹	کرنل دولت محمد صاحب	۹/۲۳	۱۳/-
۳۰	چوہدری محمد عبداللہ صاحب	۷/۲۴	۹/-
۳۱	رانا محمد دین صاحب	۱۸/۲۵	۱۵/-
۳۲	سید ارشاد احمد صاحب	۴/۲۸	۵۸/-
۳۳	جمیلہ خاتون	۱۴/۲۸	۴/-
۳۴	چوہدری ولایت محمد صاحب	۱۴/۳۳	۳۹/-
۳۵	,, سعید احمد صاحب عالمگیر	۱/۳۴	۱۷/-
۳۶	مولوی غلام باری صاحب سیف	۸/۳۵	۷/-
۳۷	مولوی غلام احمد صاحب فرخ	۱۲/۳۹	۲/-
۳۸	چوہدری بہاول بخش صاحب	۱۰/۳۹	۲۸/-
۳۹	بشیر احمد فقیر محمد	۷/۴۲	۱۳/-
	محلہ دار البرکات		
۱	محمد طفیل صاحب	۱۶/۳	۲۳/۰
۲	غلام رسول صاحب	۱۸/۳	۱۲/۰
۳	حکیم سراج دین صاحب	۱۲-۱۱/۴	۵۱/-
۴	عارفہ بیگم	۲۳/۵	۹/۰
	باب الابواب		
۱	ایم۔ ایم مرغوب اللہ	۱۹/۱	۱۹/۰
۲	ڈاکٹر عنایت اللہ	۱۹/۱	۲۲/۰
۳	ڈاکٹر غلام قادر	۲۰/۱	۱۳/۰
۴	میر محمد بخش ایڈووکیٹ	۲۷/۱	۱۹/۰
۵	غلام رسول صاحب	۳۲/۱	۱۷/۰
۶	چوہدری منظور احمد	۳۴/۲	۲۴/۰
۷	چوہدری فیض عالم صاحب	۸/۴	۱۳
	محلہ دار النصر		
۱	چوہدری محمد دین صاحب	۷/۲	۱۱/۰
۲	حسین بخش S.D.O	۵-۴/۲	۲۶/۰
۳	صوفی غلام محمد صاحب	۶/۳	۲۲/۰
۴	میاں عبدالمجید صاحب	۲۴/۴	۹/۰
۵	حاجی حافظ محمد اشرف صاحب	۲۵/۴	۱۱/۰
۶	زینب بی بی	۲۷/۴	۳۲/۰
۷	شیخ تاج دین صاحب	۱/۶	۱۱/۰
۸	بابو محمد حمید صاحب	۱۷/۶	۵/۰
۹	جمعدار مجید احمد صاحب	۱۸/۶	۹/۰
۱۰	قاضی عبدالحمید صاحب	۲۴/۶	۱۱/۰
۱۱	امۃ الرحیم صاحبہ	۸/۷	۱۶/۰
۱۲	لفٹیننٹ عبدالکریم	۱۳/۷	۵۸/۰
۱۳	حبیب اللہ خان صاحب	۱۵/۷	۲۶/۰
۱۴	راجہ عبدالقدیر ,,	۱/۸	۸۶/۰
۱۵	حنیفہ طاہرہ	۲۵/۱۰	۱۴/۰
۱۶	قریشی محمد حسین صاحب	۱۶/۱۲	۱۲/۰
۱۷	میاں محمد شفیع صاحب	۲۲/۱۲	۲۶/۰
۱۸	محمد احمد بٹ	۱/۱۵	۳۰/۰
۱۹	محمد صدیق صاحب	۱۳-۱۲/۱۵	۱۳/۰
۲۰	میاں بشیر احمد صاحب کوئٹہ	۲۳-۲۲/۱۵	۱۸/۰
۲۱	مستری عبدالغنی صاحب	۲۶-۲۴/۱۶	۱۴/۰
۲۲	حمید اللہ صاحب	۱۴/۱۷	۷/۰
۲۳	محمد شبلی صاحب	۱۲/۱۸B	۵/۰
۲۴	ملک بشیر بہادر صاحب	۲۲/۲۱	۲۰/۰
۲۵	محمد حنیف صاحب اوورسیر	۲۷/۲۱	۲۰/۰
۲۶	قاضی مسعود احمد	۲۸/۲۱	۷/۰
	محلہ دار الیمن		
۱	چوہدری شریف احمد صاحب	۲/۲	۱۳/۰
۲	چوہدری ناصر احمد صاحب و غلام قادر صاحب	۱/۴	۳۹/۰
۳	محمد شریف صاحب و فضل الٰہی صاحب	۲۱/۴A	۱۸/-
۴	خلیفہ صلاح الدین صاحب	۱/۴	۱۸/۰
۵	حکیم فتح محمد صاحب ڈگری سندھ	۲/۴	۲۰/۰
۶	عیسیٰ شیر چک ۶۴/R.B	۱۰/۴	۱۱/۰
۷	فقیر محمد صاحب و		۱۲/۰
	ملک محمد دین صاحب	۳۸/۴	۷/۰
۸	زکیہ بیگم بیوہ مرزا گل محمد صاحب	۵۰/۴	۲۱/۰
۹	چوہدری محمد شفیع صاحب ڈوگو	۱/۵	۱۴/۰
۱۰	نصرت جہاں بیگم	۳/۷	۴/۰
۱۱	محمد شفیع رائے انتخاب احمد	۱۸/۷	۱۴/-
۱۲	ماسٹر مہر دین صاحب	۱۹/۸	۱۸/۰
۱۳	دین محمد	۲۵/۸	۱۱/۰
۱۴	صوفی محمد حسین صاحب	۱۸/۹	۶/۰
۱۵	محمد شفیع صاحب	۲۱/۱۰	۴/۰
۱۶	آفتاب احمد صاحب	۱۶/۱۰	۴/۰
۱۷	بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا	۹/۱۱	۷/۰
۱۸	ماسٹر شیر علی صاحب	۱۳/۱۲B	۹/۰
۱۹	شیر محمد و خدا بخش ,,	۱/۱۳	۱/۰
۲۰	خیر دین صاحب	۱۸/۱۵	۵/۰
۲۱	چوہدری بشیر احمد ,,	۱/۱۶	۱۳/۰
۲۲	چوہدری بشیر احمد ,,	۷/۱۶	۱۹/۰
۲۳	ملک سلطان محمود ,,	۱۷/۱۶	۵/۰
	شیخ عبدالکریم صاحب	۳/۲۲	۱۷/۰

رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۲ء کے متعلق ضروری اعلان

رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۶۲ء شوریٰ سے چند دن پہلے چھپ کر تیار رہنی تھی۔ اس سے شوریٰ سے پہلے بذریعہ ڈاک قریبی بڑے مقامات کی جماعتوں میں ایک ایک نسخہ بھجوا دیا گیا تھا اور باقی جماعتوں کے اکثر نمائندوں نے ایک ایک نسخہ رپورٹ مشاورت کا شوریٰ کے موقعہ پر حاصل کر لیا تھا لیکن پھر بھی جن جماعتوں کے نمائندگان ایک ایک کاپی بھی حاصل نہ کر سکے ہوں یا جن جماعتوں کے حلقے زیادہ تعداد میں ہوں، اور ان کو مزید نسخے درکار ہوں تو وہ مطلع فرما کر ممنون فرما دیں تاکہ بذریعہ ڈاک بھجوا دیئے جائیں۔ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۴ اپریل ۱۹۶۳ء کے صفحہ ۲ پر مکرم فضل کریم صاحب قادیانی کی تصنیف "اسلامی اصول صحت" پر جو تبصرہ کیا گیا ہے۔ اس میں قیمت سہواً غلط شائع ہو گئی ہے۔ اس کی قیمت ۲ روپے پچاس پیسے ہے اور یہ ۲۰۰ صفحات پر مشتمل ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

قرارداد تعزیت

جماعت احمدیہ کراچی محترمہ سیدہ عائشہ بیگم صاحبہ کی وفات پر اپنے رنج وغم کا اظہار کرتی ہے اور دعا کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

(سیکرٹری مجلس عاملہ جماعت احمدیہ کراچی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بعارضہ ضعف قلب و درد کمر سے لمبا عرصہ سے بیمار ہیں۔ صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرماویں۔ ۔ شیخ محمد قمر عفی اللہ عنہ کراچی۔

۲۔ خاکسار کی دائیں آنکھ کا اپریشن ہونے والا ہے۔ جس میں موتیا اتر چکا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اپریشن کامیاب کرے (خاکسار محمد عبد اللہ ڈرائیور کراچی)

۳۔ میرے ایک غیر احمدی دوست کی ترقی رکی ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (چوہدری محمد اسلم شادی وال گجرات)

۴۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا کیا ہے جو چند دنوں سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔ (حمید احمد بٹ ٹیچر تعلیم الاسلام مڈل سکول محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر)

۵۔ میری خالہ محترمہ آمنہ اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ خان میر صاحب کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خداوند تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

نیز میرے بازو میں عرصہ تقریباً ایک ماہ سے درد ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی صحت عطا فرمائے۔ (سید تنویر احمد ابن سید علی احمد صاحب مرحوم انبالوی فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۶۔ میرا بیٹا عبد المجید گڈا ورقا ذنگو احمد پور سیال ضلع جھنگ ایک ملازمت کے سلسلے میں امتحان دے رہا ہے۔ بزرگان سلسلہ دعا فرماویں۔ اللہ تعالیٰ اس کو کامیاب کرے نیز میں ۵ سال سے بیمار ہوں۔ خاکسار کے لئے بھی دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ صحت دیوے۔

(حسین بخش عرائض نویس محلہ اسلام پورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ)

۷۔ میرے دو لڑکے محمود احمد اور سعید احمد بسلسلہ کاروبار فرینکفورٹ (جرمنی) گئے ہیں ان کی صحت سلامتی اور کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مرزا محمد شفیع پروپرائٹر
نور پرنٹنگ ایجنسی چوک نسبت روڈ لاہور

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

• نئی دہلی ۹ اپریل بھارتی وزیر دفاع مسٹر چوان نے لوک سبھا کو بتایا کہ حکومت اس سال کے آخر تک فوج کے پانچ نئے ڈویژن قائم کرنا چاہتی ہے ان ڈویژنوں کو پہاڑی علاقوں میں لڑائی کی تربیت دی جائے گی۔ وزیر دفاع نے وزارت دفاع کے مطالبات زیر بحث ختم کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ چند برس میں فوجی طاقت دگنی کر دی جائے گی۔ علاوہ ازیں بحریہ اور فضائیہ میں بھی توسیع کی جائے گی۔ مسٹر چوان نے کہا کہ اسلحہ تیار کرنے کے اکثر کارخانوں میں شب و روز کام ہو رہا ہے اور مزید کارخانے قائم کئے جا رہے ہیں۔ وزیر دفاع نے ایوان کو بتایا کہ ممکن ہے بھارتی بحریہ کے لئے آبدوز جہاز بھی حاصل کئے جائیں۔ علاوہ ازیں فوجی اہمیت کے مقامات پر ہوائی اڈوں کا ایک سلسلہ بھی قائم کیا جا رہا ہے وزیر دفاع نے شمالی سرحد پر چین سے جھڑپوں کے دوران بھارت کو فوری طور پر فوجی امداد مہیا کرنے پر غیر ملکی حکومتوں اور خاص طور پر امریکہ برطانیہ کینیڈا اور آسٹریلیا کا شکریہ ادا کیا بھارتی پارلیمان میں وزارت دفاع کے مطالبات زیر بحث کا کل آخری دن تھا۔

• پیرس ۹ اپریل جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم (سیٹو) کی وزارتی کونسل کا اجلاس کل یہاں شروع ہو گیا۔ فرانس میں پاکستان کے سفیر مسٹر جلال الدین عبد الرحیم نے جو پاکستانی وفد کی قیادت کر رہے ہیں دفاعی تنظیم کے علاقہ میں بگڑتے ہوئے فوجی توازن پر گہری تشویش کا اظہار کیا آپ نے کہا "علاقہ کے ممالک کو فوجی امداد کی پالیسی میں جو تبدیلی کی گئی ہے اس سے فوجی توازن میں انقلاب آ گیا ہے جسے پاکستان گہری تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے" آپ کا اشارہ بھارت کو مغربی ملکوں کی زبردست فوجی امداد کی طرف تھا۔ پاکستانی سفیر نے چین اور پاکستان کے حالیہ سرحدی معاہدہ کو علاقہ میں کشیدگی کم کرنے کی طرف ایک بہت بڑا اقدام قرار دیا اور کہا کہ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ تنازعات کا بات چیت کے ذریعہ پرامن تصفیہ کیا جا سکتا ہے۔ مسٹر جلال الدین عبد الرحیم وزیر خارجہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی جگہ پاکستانی وفد کے قائد مقرر کئے گئے ہیں۔

• پیرس ۹ اپریل معتبر ذرائع نے بتایا ہے کہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک اور برطانوی وزیر خارجہ لارڈ ہیوم نے اس امر پر اتفاق رائے کا اظہار کیا ہے کہ لاؤس کی صورت حالات نازک ہے دونوں وزرائے خارجہ کے درمیان لاؤس کے مسئلہ پر بات چیت سیٹو کے سہ روزہ وزارتی اجلاس کے موقع پر برطانوی سفارتخانہ میں دعوت عشائیہ کے وقت ہوئی۔

• راولپنڈی ۹ اپریل صدر ایوب مشرقی پاکستان کا دورہ ختم کرنے کے بعد کل سہ پہر ڈھاکہ سے یہاں پہنچ گئے۔ چکلالہ کے ہوائی اڈہ پر راولپنڈی ڈویژن کے کمشنر مسٹر ایس غیاث الدین احمد اور دوسرے اعلیٰ سول و فوجی حکام نے آپ کا استقبال کیا۔

• لاہور ۹ اپریل معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان اسمبلی کا اجلاس کسی وقفہ کے بغیر تیس اپریل تک جاری رہے گا قبل ازیں یہ توقع تھی کہ ضابطہ فوجداری کے ترمیمی بل کی منظوری کے بعد ایوان کا اجلاس پندرہ دن کے لئے ملتوی کر دیا جائے گا۔

• لاہور ۹ اپریل مغربی پاکستان اسمبلی نے کل حزب مخالف کے ارکان کی شدید مخالفت کے باوجود مسودہ قانون (ترمیمی) قانون فوجداری مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۶۳ء کو رائے عامہ معلوم کرنے کی غرض سے مشتہر کرنے کی تحریک مسترد کر دی ہے اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے کی تحریک زیر غور تھی کہ وقت ختم ہو گیا اور کارروائی کل صبح تک کے لئے ملتوی کر دی گئی۔

• منٹگمری (الاباما) ۹ اپریل گزشتہ رات کسی نامعلوم حملہ آور نے الاباما کے گورنر جارج والس کی رہائش گاہ پر گولیاں برسائیں تاہم گورنر ان کی اہلیہ اور ان کے تین بچے بال بال بچ گئے۔ ایک پہریدار نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ حملہ آور بظاہر سفید فام شخص تھا۔ مقامی پولیس نے اس واقعہ کی تحقیقات شروع کر دی ہے اس سے پہلے برمنگھم میں بیس سیاہ فام باشندوں کو پولیس سے الجھنے کے بعد گرفتار کیا گیا۔ یہ سیاہ فام باشندے نسلی امتیاز کے خاتمہ کے لئے ٹاؤن ہال کے نزدیک مظاہرہ کر رہے تھے۔

• ڈھاکہ ۹ اپریل مشرقی پاکستان مسلم لیگ (کنونشن) کے چیف آرگنائزر مسٹر ابوالہاشم نے ملک میں دیانتدار اور مستعد قیادت کی تشکیل پر زور دیا ہے انہوں نے پلٹن میدان میں ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنے آپ کو مستقبل کی قیادت کی ذمہ داری سنبھالنے کے لئے تیار کریں مسٹر ابوالہاشم نے ان لوگوں پر نکتہ چینی کی جو قیام پاکستان کے بعد برسر اقتدار آئے اور کہا یہ لوگ اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے میں ناکام رہے ہیں۔

• پیرس ۹ اپریل فرانسیسی وزیر اعظم جارج پومپیدو نے کل سیٹو کی وزارتی کونسل میں افتتاحی تقریر کرتے ہوئے کہا کہ سیٹو کا بڑا مقصد جنوب مشرقی ایشیا کے آزاد ملکوں کی آزادی و خود مختاری کا تحفظ اور اس منطقہ میں تخریبی کارروائیوں کو ناکام بنانا ہے سیٹو کے ممبر آٹھوں ملکوں میں اقتصادی روابط کو مضبوط بنانا بھی ضروری ہے سبکدوش ہونے والے سیکرٹری جنرل پوٹے سارا سن نے لاؤس کے حالیہ واقعات پر اظہار تشویش کرتے ہوئے کہا کہ ۱۹۵۴ء میں سیٹو کے قیام کے بعد اشتراکیت کے نصب العین میں کوئی تبدیلی نہیں آئی لہٰذا آزاد دنیا اور ایشیائی طاقتوں کی انفرادی کوششوں میں تعاون ضروری ہے فرانس کے وزیر خارجہ کوو ڈی مرول متفقہ طور پر کانفرنس کے صدر منتخب کئے گئے۔

• لندن ۹ اپریل برطانوی فلسفی برٹرینڈ رسل کا ایک مراسلہ "نیو یارک ٹائمز" میں شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے امریکہ پر الزام لگایا ہے کہ وہ ویت نام میں ایک ایسی جنگ چھیڑے ہوئے ہے جس کا مقصد ویت نام کے باشندوں کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کرنا ہے۔ برٹرینڈ رسل نے کہا ہے کہ "اس جنگ کا اصل مقصد یہ ہے کہ جنوبی ویت نام میں ایک جابرانہ اور استبدادی حکومت قائم کی جائے اور ان تمام لوگوں کو ختم کر دیا جائے جو جنوبی ویت نام کی آمریت کے خلاف ہیں۔ اس جنگ کا ایک اور مقصد شمالی ویت نام پر حملہ کرنا ہے جس پر کمیونسٹوں کی عملداری ہے۔

• ڈھاکہ ۹ اپریل وزیر داخلہ خان حبیب اللہ خان نے کل قومی اسمبلی کو بتایا کہ مشرقی پاکستان میں سول ڈیفنس اکیڈیمی کے قیام کے لئے انتظامات کو عنقریب آخری شکل دے دی جائے گی مسٹر عبد الواحد کے ایک سوال کے جواب میں وزیر داخلہ نے کہا کہ ملک کے دونوں حصوں میں شہری دفاع کے تربیتی سکولوں کی تعداد چار چار ہے۔ انہوں نے مزید کہا اس وقت ملک میں صرف لاہور میں ایک سٹاف کالج ہے جس میں تمام افسر جن کی تعداد اٹھائیس ہے مغربی پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں۔

• کراچی ۹ اپریل امید ہے کہ بجلی کمشن کی رپورٹ امسال جون کے آخر تک مکمل ہو جائے گی بجلی کمشن مئی ۱۹۶۲ء میں قائم کیا گیا تھا۔

• راولپنڈی ۹ اپریل صوبائی محکمہ شہری دفاع کے ڈائرکٹر جناب اے ایس آئی دارا نے کہا ہے کہ جنگ کے امکانات کو رد کرنا محض خوش فہمی ہو گی اور ہمارے دشمنوں کے جارحانہ عزائم اس کا واضح ثبوت ہیں جناب اے ایس آئی دارا آج یہاں مقامی افسروں اور رضاکاروں سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے ضلعی افسروں کو مشورہ دیا کہ وہ کسی بھی ہنگامی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے اپنے محکمہ کے لئے پروگرام بنائیں اور انہیں عملی جامہ پہنائیں۔ انہوں نے افسروں کو یاد دلایا کہ حکومت کے کارندوں کی حیثیت سے ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے آپ کو جنگ کی تباہ کاریوں کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار رکھیں اور عوام کو بھی امداد کے لئے تیار کریں۔

• پشاور ۹ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت فوری طور پر تربیلا ڈیم کو ہر حالت میں پایہ تکمیل تک پہنچانے کا ارادہ رکھتی ہے اور اس کی تعمیر کا کام بدستور جاری رہے گا۔ یہاں کے سرکاری حلقوں کی اطلاع کے مطابق عالمی بنک اس منصوبے کے لئے امداد فراہم کرنے کا پابند ہے اور وہ ضروری رقم مہیا کرے گا۔ اس سلسلے میں عنقریب سندھ طاس بورڈ کا ایک خاص اجلاس منعقد ہو گا جس میں رقم کی فراہمی کے بارے میں مزید غور و خوض کیا جائے گا۔ بتایا جاتا ہے کہ منصوبے کی تعمیر پر اب تک ۵ کروڑ روپے سے زیادہ رقم خرچ کی جا چکی ہے۔

• کوئٹہ ۹ اپریل۔ سوئی کے مقام پر قدرتی گیس کے بھاری ذخائر کا اندازہ اس حقیقت سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان سے ایٹمی توانائی کے ۵ سٹیشن چلائے جا سکتے ہیں جن میں ایک ایک لاکھ کلو واٹ بجلی پیدا کی جا سکتی ہے۔ دریں اثناء واپڈا کے ماہرین نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ صرف دریائے سندھ سے تیس لاکھ کلو واٹ بجلی پیدا کی جا سکتی ہے۔ اندازہ لگایا گیا کہ اس صدی کے آخر تک مغربی پاکستان میں بجلی کی مانگ ۷۰ لاکھ کلو واٹ سے بڑھ کر اسی لاکھ کلو واٹ تک پہنچ جائے گی۔

• اوکاڑہ ۹ اپریل۔ ریذیڈنٹ مجسٹریٹ نے اوکاڑہ میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی ہے اور پانچ افراد کے اجتماع پر پابندی عائد کر دی ہے۔ یہ اقدام شہر میں فرقہ وارانہ کشیدگی کی بنا پر اٹھایا گیا ہے۔ واضح رہے کہ پرسوں ایک مسجد میں دو فرقوں کے درمیان تصادم میں تین افراد ہلاک ہو گئے تھے

• ڈھاکہ ۹ اپریل۔ مرکزی وزیر مواصلات خان اے صبور نے کل یہاں کہا کہ حکومت اس بات کی اجازت نہیں دے گی کہ نااہل سیاستدان آئین کو نام نہاد جمہوری بنانے کے مطالبہ کے ذریعہ ملک میں اپنا وقار بحال کریں۔ کیونکہ حکومت عوام کے مفادات کی حفاظت کا تہیہ کر چکی ہے۔ وزیر مواصلات نے کنونشن مسلم لیگ کے کارکنوں کے سہ روزہ کانفرنس کے آخری روز تقریر کرتے ہوئے سابق سیاستدانوں پر الزام لگایا کہ وہ عوام کو گمراہ کرتے رہے ہیں اور انہوں نے ملک کو انتشار میں مبتلا کر دیا تھا۔ ان سیاستدانوں نے اپنی پالیسیوں کی بنیاد نعروں پر رکھی تھی۔ اور یہی وہ لوگ ہیں جو ملک میں مارشل لاء کے نفاذ کے ذمہ دار ہیں۔

• کوئٹہ ۹ اپریل۔ قومی اسمبلی میں قائد حزب اختلاف کے لیڈر سردار بہادر خان اگلے ماہ کوئٹہ کے دورہ پر آئیں گے۔ اپنے قیام کے دوران وہ کوئٹہ اور قلات ریجن کی کمیٹی کے صدر جناب یحییٰ بختیار سے مسلم لیگ کی تنظیم کے امور پر تبادلہ خیال کریں گے۔ علاوہ ازیں کونسل مسلم لیگ کے کارکنوں سے بھی خطاب کریں گے

• پشاور ۹ اپریل۔ جموں و کشمیر کی آزاد حکومت کے صدر جناب کے ایچ خورشید نے کہا ہے کہ پاکستان اور بھارت کی وزارتی بات چیت ناکام ہو گئی تو مسئلہ کشمیر کے حل میں مزید پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی۔ اور دونوں ممالک کے باہمی تعلقات بھی اور زیادہ خراب ہو جائیں گے۔ صدر خورشید نے کل یہاں اخبار نمائندوں کے ساتھ بات چیت کے دوران کہا کہ رائے شماری کے سوا مسئلہ کشمیر کا کوئی حل تلاش نہیں کیا جا سکتا۔ اور نہ ہی وہ کشمیری عوام کے لئے قابل قبول ہو گا۔ انہوں نے کہا۔ اس بارے میں پاک بھارت وزارتی بات چیت مغربی طاقتوں کے ایماء پر شروع کی گئی تھی۔ اور اگر وہ دیانتداری سے کام لے کر بھارت پر دباؤ ڈالیں۔ تو اس تنازعہ کا بڑی آسانی سے تصفیہ ہو سکتا ہے۔ لیکن وہ اس ضمن میں نہایت غیر ذمہ داری کا ثبوت دے رہی ہیں۔ اور بھارت کو اپنا رویہ تبدیل کرنے پر مجبور نہیں کر رہیں۔

• دہلی ۹ اپریل۔ انگریزی کو بھی بھارت کی سرکاری زبان قرار دینے کا مسودہ قانون تیار ہو گیا ہے۔ یہ مسودہ قانون دو ہفتے بعد لوک سبھا میں پیش ہو گا۔

• دہلی ۹ اپریل۔ روس کے وزیر دفاع مارشل میلنوفسکی ۱۱ اپریل کو بمبئی پہنچ رہے ہیں۔

• کینبرا ۹ اپریل۔ آسٹریلیا کے وزیر خزانہ مسٹر ہیرلڈ ہولٹ نے آج یہاں اعلان کیا کہ فروری ۱۹۶۶ء تک ملک میں سکوں کا اعشاری نظام رائج کر دیا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ ایک نئی ٹکسال بنائی جا رہی ہے جو ۱۹۶۵ء کے آخر تک نئے سکے ڈھالے گی۔

ہاکی میچ

• ربوہ۔ آج مورخہ ۹/۴/۶۳ بروز منگل ۴ بجے سہ پہر صدر انجمن احمدیہ کی گراؤنڈ میں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی ہاکی ٹیم "ربوہ ٹائیگرز" اور کریسنٹ کلب سرگودہا کے درمیان دوستانہ میچ ہو گا۔ شائقین حضرات گراؤنڈ میں تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(سیکرٹری "ربوہ ٹائیگرز" ہاکی کلب)